مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، کیا حکم ہے، اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی گزشتہ زندگی میں حجام کا کام کرتا رہا ہے، مگر اب اس نے یہ کام چھوڑ کر باقاعدہ داڑھی رکھ لی ہے اور تبلیغ کے کام میں مصروف بھی ہے۔ امام صاحب کی غیر موجودگی میں قائم مقام امامت کا کام بھی کرتا ہے لیکن محلے کے اکثر لوگ اس کی امامت سے خوش نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ گزشتہ زندگی میں حجام کا کام کرتا تھا۔ اب اس نے حجام کا کام چھوڑ دیا ہے مگر اپنے دونوں بیٹوں کو یہ کام سکھا کر انہیں اس کام پہ لگا دیا ہے اور اس کے گھر میں آنے والی امدنی انہی دو حجام بیٹوں کی کمائی ہے۔ بامر مجبوری اس کا نماز پڑھانا کیسا ہے اور مولانا صاحب کی غیر موجودگی میں مستقلا نماز پڑھانا کیسا ہے۔

دار الافتاء
رقم الافتاء: 158/10
التاریخ: 12/9/23

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرطِ صحتِ بیان صورت مسئولہ میں جس شخص نے حجام کا کام چھوڑ کر سچی توبہ استغفار کر لی ہو، باقاعدہ شریعت کے مطابق داڑھی بھی رکھ لی ہو، پھر اگر وہ امام کی غیر موجودگی میں امامت کروائے تو اس کے پیچھے باجماعت نماز پڑھنا درست ہے۔ دوسری بات کہ اس کے بیٹے حجام ہیں تو یاد رہے کہ حجام کی ساری کمائی حرام نہیں ہوتی۔ کیونکہ داڑھی مونڈنے کے علاوہ بہت سے جائز کام بھی ہوتے ہیں۔ تاہم اگر کوئی متقی اور پرہیز گار اہل علم شخص جس کی کمائی میں کوئی شک و شبہ نہ ہو وہ موجود ہو تو پھر اس کو ترجیح دی جائے بلا ضرورت و مجبوری اس کو امام نہ بنایا جائے.

كما في الدر المختار :
"صلى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة".
و في الشامية :
"(قوله: نال فضل الجماعة) أفاد أن الصلاة خلفهما أولى من الانفراد، لكن لاينال كما ينال خلف تقي ورع".(الشامية: ١/ ٥٦٢، ط: سعيد) والله تعالٰى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ
رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور
۲۵/صفر المظفر/۱۴۴۵ھ
2023/09/12ء

الجواب صحیح
۲۵/۲/۱۴۴۵ھ
۱۲/۰۹/۲۰۲۳ء

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

الجواب صحیح